اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

نہ ہو تو حرمت پر تاکید کرنا مشکل ہے۔ اور ہر حال میں بغیر ضرورت و بلا مصلحت کی قید لگانا چاہیئے۔ چنانچہ کلینی نے بسند صحیح عبدالرحمٰن بن حجاج سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ اگر مجھے طبیب نصرانی کی حاجت ہو تو کیا میں اُس کو سلام کروں اور دُعا کروں؟ حضرت نے فرمایا ہاں لیکن تمہاری دُعا اس کو فائدہ نہ دے گی۔ ایضاً بسند حسن مثل صحیح کے بھی اس مضمون کی روایت کی ہے اور علاّمہ نے کہا ہے کہ اہلِ ذمّہ پر سلام کی ابتداء نہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر ذمی یعنی کسی کافر کو سلام کیا ہو امان میں ہو یا جو شخص اس کو نہ پہچانے اور سلام کے بعد معلوم ہو کہ وہ ذمی تھا تو اُس کے جواب میں بغیر سلام کے کہے ھداك الله یعنی خدا تیری ہدایت کرے۔ انعم الله صباحك یعنی خدا تیرے صبح کرنے کو نیک کرے یا اطال الله بقائك یعنی خدا تیری زندگی کو دراز کرے۔ اور اگر سلام کا جواب دے تو کہے وعلیك علاّمہ کا کلام تمام ہوا۔ اور بسند حسن مثل صحیح کے حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان تم کو سلام کرے۔ تو کہو وعلیک السّلام اور اگر اہلِ ذمّہ سلام کرے تو کہو علیک۔ اور بسند موثق حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اہلِ کتاب سے سلام کی ابتداء نہ کرو۔ اگر وہ تم کو سلام کریں تو جواب میں کہو وعلیکم۔ اور بسند موثق دیگر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر یہودی و نصرانی اور مشرک و بُت پرست کسی پر سلام کرے اور وہ بیٹھا ہو تو کہے علیکم اور دوسری موثق مثل صحیح حدیث میں فرمایا کہ کہو علیک۔ الغرض ان احادیث معتبرہ سے معلوم ہوا کہ کفار سے مطلقاً سلام کی ابتدا نہ کرنی چاہیئے اور دوسری حدیثیں اس بارے میں بہت ہیں۔ مگر ضرورت کے موقع پر اُن کے جواب میں علیک یا وعلیک یا علیکم یا وعلیکم واو کے ساتھ دونوں جائز ہے اور بعض عامہ نے واوٗ کے ساتھ تجویز نہیں کیا ہے اور کیا ان کو پورا سلام نہ کرنا چاہیئے؟ بعض نے مکروہ اور بعض نے حرام جانا ہے۔ احوط ترک ہے۔ کیا اُن کا ان مذکورہ جوابوں میں سے کسی ایک سے جواب دینا واجب ہے؟ اس میں اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ ترک نہ کرے۔ اور اُن غیر سلام کی عبارتوں کو علاّمہ نے کہا ہے کہ میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا ہے اور کلینی نے حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ سے لوگوں نے کہا کہ یہودی و نصرانی کے لیے ہم کیسے دُعا کریں۔ آپ نے فرمایا تم کہو بارك الله لك فی دنیاك یعنی خدا تمہاری دُنیا میں تم کو برکت دے۔ اور خالد قلانسی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے عرض کی کہ میں ایک ذمّی سے مُلاقات کرتا ہوں اور وہ مجھ سے مصافحہ کرتا ہے۔ فرمایا اپنے ہاتھ کو خاک یا دیوار پر مل لو۔ میں نے عرض کی ناصبی اور دشمن اہلِ بیت سے مصافحہ کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اپنے ہاتھ کو دھوؤ۔ اور حدیث صحیح میں حضرت باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

اگر مجوسی سے مصافحہ کرے ہاتھ کو دھوئے اور وضو کرے اور حدیث موثق میں یہودی اور نصرانی کے مصافحہ کے بارے میں فرمایا کہ ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر مصافحہ کرے اکثر علماء نے دھونے پر محمول کیا ہے اس پر کہ رطوبت ہو اور خاک پر ملنے کو اس پر محمول کیا ہے کہ خشک ہو اور اخیر کو محمول کیا ہے استحباب پر۔

دسواں مطلب ۔سلام میں ابتدا کرنے کی بہت فضیلت اور ثواب وارد ہوا ہے کہ اس رسالہ میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے اور حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ سلام کی ابتدا خدا و رسولؐ کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ اور جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ سلام میں ستر نیکیاں ہیں انہتر ابتدا کرنے والے کے لیے ہیں اور ایک جواب دینے والے کے لیے ہے اور جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ بخیل ترین مردم وہ ہے جو سلام میں بخل کرے اور بہت سی حدیثیں سلام ظاہر کرنے کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا سلام کا آشکار کرنا یہ ہے کہ سلام میں کسی مسلمان سے بخل نہ کرے۔ اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تواضع تمام صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرے۔ جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام و مصافحہ کرو، اور جب متفرق ہو تو ایک دوسرے کو استغفار کرتے ہوئے جدا ہو، اور دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ منجملہ حق مسلمانان مسلمانوں پر یہ ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملاقات ہو تو ہر ایک دوسرے کو سلام کرے۔ اور کلینی نے حضرت باقرؑ سے روایت کی ہے کہ سلمان کہتے تھے کہ سلام خدا کو آشکار کرو۔ بیشک سلام خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ یعنی اُس کے ظلم کے سبب سے اُس سے ترک سلام نہ کرو، اور حدیثیں سلام آشکار کرنے کی بہت ہیں اور بعض حدیثوں میں بعض استثنا بھی وارد ہوئی ہے جیسا کہ قرب الاسناد میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام امام کے خطبہ میں سلام کے جواب سے کراہت رکھتے تھے۔ اور ابن بابویہ نے خصال میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تین اشخاص ہیں جن کو سلام نہ کرنا چاہیئے۔ جو جنازہ کے ساتھ جا رہا ہو۔ جو شخص پیادہ نماز جمعہ کے لیے جا رہا ہو، اور جو شخص حمام میں ہو۔ نیز حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے چار اشخاص کو سلام کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ مست کو مستی کے وقت۔ جو مورتیں بناتا ہے۔ جو شخص نرد کھیلتا ہے اور اُس شخص پر جو مکان کے تخت پر جوا کھیلتا ہے اور امامؑ فرماتے ہیں کہ میں پانچویں کا اضافہ کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں اس سے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرو۔ نیز حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ چھ اشخاص ہیں جن کو سلام نہ کرنا چاہیئے۔ یہودی۔ مجوسی۔ نصرانی۔ جو شخص پاخانہ کر رہا ہو۔ جو شخص